مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ
کراچی

ختم نبوت

جب انسانیت سن بلوغ کو پہنچ گئی تو حکمت الٰہی نے ختم نبوت کا اشارہ دیدیا، اب انسانیت اپنے اس دائرہ سے نکل چکی تھی، جس میں وہ متعدد تاریخی اسباب کی بنا پر صدیوں سے رہ رہی تھی، اب وہ علم و تمدن باہمی تعارف، عالمی وحدت اور تسخیر کائنات کے مرحلہ میں داخل ہو رہی تھی اور اس کی امید پیدا ہوگئی تھی کہ وہ جغرافیائی تقسیم اور سیاسی اختلافات پر قابو حاصل کرے گی، قبیلہ اور خاندان، قوم و وطن کے بجائے اب وہ کائنات وسیع انسانیت، عالمگیر ہدایت اور مشترک علوم و فن کے مفہوم سے آشنا ہو رہی تھی، سارے قرائن و شواہد بتا رہے تھے کہ اب انسانیت کی سعادت و فلاح اس بات پر موقوف ہے کہ وہ اپنی زندگی کی بنیاد اس وحی پر رکھے جو خدا کے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو چکی۔

منصب نبوت ——— مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

جلد (۱)
۹ صفر تا ۱۵ صفر ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۶ نومبر ۲ دسمبر ۱۴۰۲ء
شمارہ (۲۶)

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مبارک کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رح

۴۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن الحجاج حدثنا معاذ بن ھشام حدثنی ابی عن بدیل العقیلی عن شھر بن حوشب عن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ۔

۴۔ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین پہونچے تک ہوتی تھی۔

فائدہ یہ روایت بظاہر اس روایت کے خلاف ہے۔ جس میں آستین کا پہونچے سے نیچا ہونا وارد ہے۔ ان دونوں روایتوں کو چند طرق سے جمع کیا ہے۔ اولاً یہ کہ تعدد اوقات پر حمل کی جائیں کہ کبھی ایسی ہوتی تھیں اور کبھی اس طرح۔ دوم یہ کہ جس وقت آستین سکڑی ہوتی تھی تو پہونچے تک اور جس وقت کہ سیدھی ہوتی تھی تو پہنچے سے نیچے تک بھی ہو جاتی تھی بعض لوگوں نے دونوں روایتوں کو تخمینہ پر محمول فرمایا ہے اس صورت میں کوئی اشکال ہی نہیں۔ مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے بذل المجہود میں تحریر فرمایا ہے کہ پہنچے تک کی روایات افضلیت پر محمول ہیں اور زیادہ کی روایت بیان جواز پر۔ علامہ جزریؒ نے لکھا ہے کہ کرتہ کی آستین میں سنت یہ ہے کہ پہونچے تک ہو اور کرتہ کے علاوہ جوفہ وغیرہ میں نیچے تک لیکن انگلیوں سے متجاوز نہ ہو۔

۵۔ حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث حدثنا ابو نعیم حدثنا زھیر عن عروۃ ابن عبد اللہ بن قشیر عن معاویہ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من مزینۃ لنبایعہ وان قمیصہ لمطلق او قال زر قمیصہ مطلق قال فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم۔

۵۔ قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت کے ساتھ بیعت کے لیے حاضر ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کا تکمہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر تبرکاً مہر نبوت کو چھوا۔

فائدہ ان کی حاضری جس وقت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گریبان کھلا ہوا تھا اسی حالت میں ان کو زیارت ہوئی۔ محبت کا لازمہ ہے کہ محبوب کی ہر ادا دل میں کھپ جائے۔ عروہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ کو اور ان کے بیٹے کو کبھی بھی گریبان کی گھنڈی لگائے نہیں دیکھا، گرمی ہو یا سردی ہمیشہ ان کی گھنڈیاں کھلی رہتی تھیں۔ ان حضرات کے اسی عشق کی بدولت آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا امت کے پاس محفوظ ہے۔ جزاھم اللہ عنا وعن سائر الامۃ احسن الجزاء۔

حدثنا عبد بن حمید حدثنا محمد بن الفضل حدثنا حماد بن سلمۃ عن حبیب بن الشھید عن الحسن عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج وھو یتکئ علی اسامۃ بن زید علیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم وقال عبد بن حمید قال محمد بن الفضل سالنی یحیی بن معین عن ھذا الحدیث اول ما جلس الی فقلت حدثنا حماد بن سلمۃ فقال لو کان من کتابک فقمت لاخرج کتابی فقبض علی ثوبی ثم قال املہ علی فانی اخاف ان لا القاک قال فاملیتہ علیہ ثم اخرجت کتابی فقرأت علیہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر سہارا لگائے ہوئے مکان سے تشریف لائے

باقی صــ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ: ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت: A/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

(۱) خصائل نبوی ۲ — شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

(۲) ابتدائیہ ۴ — عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مرزائے قادیانی ۶

(۳) ربوہ کانفرنس ۹ — مولانا تاج محمد صاحب

(۴) کاروانِ ختم نبوت ۱۳ — مولانا منظور احمد الحسینی

جھوٹ کی پوٹ ۱۴

(۵) حیاتِ عیسیٰ ؑ ۱۷ — پروفیسر احسان الحق رانا

(۶) حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲۰ — مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد امجد تھانوی

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ : اما بعد

قادیانیوں کا ایک احمقانہ مطالبہ

لاہوری مرزائیوں کا ترجمان ہفت روزہ "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۲۷/ اکتوبر ۱۹۸۲ء کی ایک اشاعت میں "ایک غلطی کا ازالہ" کے عنوان سے مندرجہ ذیل پیراگراف ملاحظہ فرمایئے :۔

"قومی پریس تو ایک طرف، ریڈیو پاکستان نے جو ایک سرکاری ادارہ ہے اور جسے اس سلسلے میں خبر کی تصدیق و توثیق کے لئے زیادہ ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہیئے تھا۔ اپنے فرض صداقت اور غیر جانبداری کی مسلمہ روایات پر پورا نہیں اترا۔ ریڈیو پاکستان، سنیوں، شیعوں، احمدیوں، عیسائیوں غیر مسلموں سب کے لئے ہے۔ کسی فرقے بلکہ کسی گروہ کی اس پر اجارہ داری نہیں"

قادیانیوں کے لاہوری گروپ کو قومی پریس اور قومی ذرائع ابلاغ پر اعتراض ہے کہ اس ادارہ نے جنوبی افریقہ کے حالیہ فیصلہ کو غلط انداز میں بیان کیا ہے اس سے قبل قادیانیوں کے ربوہ گروپ نے بھی ٹی وی انتظامیہ سے قادیانیت کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ نشر کرنے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا کہ "غلط خیالات کا مجموعہ تھا" اور ٹی وی انتظامیہ پر الزام لگایا تھا کہ وہ بھی جانبداری سے کام لے رہے ہیں۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ریڈیو پاکستان اور قومی ذرائع ابلاغ ان کے لئے بھی ہیں۔ غلط ہے ہمارے نزدیک قومی ذرائع ابلاغ پر صرف پاکستان کے مسلمانوں کا حق ہے اور ہم ان اداروں پر صرف اور صرف مسلمانوں کی اجارہ داری کو تسلیم کرتے ہیں۔

روس ایک نظریاتی ملک ہے۔ اس کی اساس "کمیونزم" پر قائم ہے۔ وہاں کمیونزم سے اختلاف رکھنے والوں کے علاوہ مسلمان بھی بستے ہیں لیکن وہاں کے قومی ذرائع ابلاغ میں کبھی مسلمانوں کو نمائندگی نہیں دی گئی اور نہ ہی اسلام کے پرچار کی وہاں اجازت ہے اور نہ ہی روس کے ریڈیو پر مسلمانوں کا حق تسلیم کیا گیا ہے حالانکہ وہاں کے مسلمان روس کے برابر کے شہری ہیں۔ اسی طرح چین بھی ایک "کمیونسٹ" ملک ہے لیکن وہاں بھی مسلمانوں کے حقوق کو تسلیم نہیں کیا گیا اور نہ وہاں انہیں کھلے عام تبلیغ کی اجازت ہے بالکل اسی طرح پاکستان بھی ایک نظریاتی اسلامی ملک ہے مسلمانوں نے اس ملک کے قیام کے لئے قربانیاں دیں۔ یہاں بسنے والے ننانوے فیصد مسلمان

ابتدائیہ

ہیں اور ان مسلمانوں کے نزدیک مرزائے قادیانی کے پیروکار کافر ہیں ۔ مملکت خداداد پاکستان کے تمام ذرائع ابلاغ مسلمانوں کے لئے وقف ہیں ۔ ان اداروں کی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ فریضہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کریں ، اسلام کی ترویج کے لئے کام کریں اور انہیں کسی غیر اسلامی نظریات کے پرچار کی اجازت نہ دیں ۔

ایک ایسی نظریاتی مملکت جس کی اساس اسلام ہو وہاں قادیانیوں کا یہ مطالبہ کرنا کہ ریڈیو اور ٹی وی غیر جانبداری کے اصول پر قائم رہیں اور ان اداروں کے متعلق ”سب کے لئے ہے“ کہنا ایک احمقانہ مطالبہ ہے ۔ قادیانی تمام عالم اسلام کے نزدیک کافر ہیں ۔ پاکستان میں وہ غیر مسلم اقلیت ہی نہیں بلکہ علمائے اسلام کے نزدیک قادیانیت کا دوسرا نام ”ارتداد“ ہے ۔ کیا انہیں ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے کفر و ارتداد کے پرچار کے لئے کھلے بندوں اجازت دی جا سکتی ہے ؟ اور اس سلسلے میں ان کی نمائندگی تسلیم کی جا سکتی ہے ؟

ہم قومی ذرائع ابلاغ کے ذمہ داروں کو یہ بتانا چاہتے ہیں ۔ کہ اسلام دشمن عناصر کو بے نقاب کرنا ان کا قومی و ملی فریضہ ہے ۔ اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان اداروں سے قادیانیوں کو نکال باہر کریں تاکہ مذکورہ ادارے اپنی ذمہ داری صحیح طور پر انجام دے سکیں ۔

غنڈہ گردی بند کی جائے

پچھلے ربوہ سے خبر آئی تھی کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں مرزائے قادیانی کی تعریف میں نظمیں پڑھائی جا رہی تھیں اور تازہ ترین اخباری اطلاع کے مطابق قادیانی اساتذہ کے ایماء پر اسکول کے ایک مسلمان استاد پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ۔ جس پر چنیوٹ کے غیور طلبہ نے گذشتہ دنوں ایک جلوس نکالا اور اس واقعہ کی مذمت کی اطلاع کے مطابق جلوس کے شرکاء نے ملزموں کی گرفتاری کا مطالبہ بھی کیا ۔

مرزائیوں کی اشتعال انگیزی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اب قاتلانہ حملے تک کی نوبت آ گئی ہے ۔ ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور ہمارا مطالبہ بھی ہے کہ ملزموں کو فوری گرفتار کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے ۔

ایک سرکاری اسکول میں مرزائے قادیانی کی تعریف میں نظم پڑھنے کی اجازت کیوں دی گئی ؟ جب پاکستان کے مسلمان قادیانیت کو کفر سمجھتے ہیں ۔ کیا اس قسم کی نظم پڑھنا نصاب میں شامل ہے ؟

ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ قادیانی ٹولہ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ملک میں بدنظمی پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن ہم ان کے عزائم کو انشاء اللہ ناکام بنا دیں گے ۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مرزائے قادیانی کے دعویٰ مجددیت پر ایک نظر

مولانا تاج محمد صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد آفتاب اسلام ضوفشانیوں کے ساتھ نصف النہار پر پہنچ کر ڈھلنا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ انقلابات زمانہ کے ساتھ ساتھ چودہ صدیاں پوری ہو گئیں۔ جوں جوں عوام نے مذہب کو خیرباد کہنا شروع کر دیا تو کم علم لوگوں میں بھی نبی اور رسول بننے کا شوق پیدا ہو گیا۔ اسی زمرے میں قادیان کے مرزا غلام احمد بھی ہیں۔ جنہوں نے کھلے لفظوں میں اپنی کتاب "اعجاز احمدی" کے صفحہ ۳۰ پر لکھا کہ

"جو حدیثیں میری وحی کے خلاف ہیں ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہیں"

ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری یا ان کے کسی بزرگ کی توہین و تذلیل نہیں بلکہ کسی دنیوی لالچ اور طمع کی وجہ سے اسلام کے صراطِ مستقیم سے منحرف ہو کر ارتداد کی گود میں پل کر جوان ہونے والے نظریات کو بے نقاب کر کے قرآن و حدیث کا حکم اور اسلاف کا صحیح طرزِ عمل پیش کرنا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اول مجدد ہونے کا دعویٰ کیا (براہین احمدیہ جہم) محدث ہونے کے مدعی ہوئے (توضیح مرام ص۹) پھر امام الزمان بنے (ضرورۃ الامام ص۲۴) پھر خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ کیا (کتاب البریہ صفحہ ۶) کبھی مہدی موعود بنے (براہین احمدیہ ص۴۹۰) کبھی مسیح موعود (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ) کبھی حارث مددگار مہدی (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳) کبھی حجر اسود اور کبھی نبی و رسول (دافع البلاء صفحہ ۱۱) کبھی خود محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا "منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" (درثمین) کبھی خدا کا بیٹا (البشریٰ) کبھی یہ تحریر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ تیرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا ہے۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت)

مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں سب سے پہلا دعویٰ "مجددیت" کا کیا ہے۔ جو اشتہار کی شکل میں بھی شائع کیا گیا۔ "یہ اشتہار "تبلیغ رسالت" جلد اول کے صفحہ نمبر ۱۵ پر درج ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ "مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے"

مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ مجددیت کی بنیاد ایک حدیث پر رکھی ہے۔ جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے مجدد مبعوث کرے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کریں گے۔

مرزا غلام احمد یا ان کی ذریت کو یہ حق ہی حاصل نہیں کہ وہ اس حدیث کو پیش کریں۔ کیونکہ یہ حدیث اس مقدس شخصیت سے مروی ہے۔ جن کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا ہے۔

(۱) "ابوہریرہ کم تدبر والا صحابی جس کی درایت اچھی نہ تھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴)

(۲) "آیات کے الٹے معنی کرتا تھا کہ سننے والے کو ہنسی آجاتی تھی" (حقیقۃ الوحی ص۳۴)

(۳) "ابوہریرہ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دو" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۳۲)

(۴) "نادان صحابی جس کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۹)

(۵) "تعصب یا دھوکہ دینے کی غرض سے آیت کو بطور دلیل پیش کرتا تھا"

(براہین پنجم ص۲۳۰)

"جس کو فہم قرآن سے پورا حصہ نہیں۔ اور جو درایت کے طریق سے دور تھا"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۳۰)

"غبی تھا۔ درایت اچھی نہیں رکھتا تھا" (اعجاز احمدی ص۱۸)

مرزائیوں کا ایک مشہور اعتراض جس کو سادہ لوح عوام کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے چودھویں صدی کا مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جیسا کہ مرزا

صاحب نے اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھا ہے "جب تیرہویں صدی کا آخیر اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔" "ایام صلح" کے صفحہ ۵۵ پر لکھا کر "مجددوں کو فہم قرآن عطا ہوتا ہے۔" کتاب "سراج الدین عیسائی" کے صفحہ ۱۵ پر لکھا کر "مجدد خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر ہوتے ہیں" شہادۃ القرآن کے صفحہ ۳ پر لکھا "یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے۔ ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے۔" اس لئے یا تو مرزا صاحب کو مجدد تسلیم کرو۔ اور یا پھر کسی اور نے اس صدی کا مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہو تو اس کی نشاندہی کرو؟

ہم سب سے پہلے اس مسئلہ کو لیتے ہیں کہ ہر صدی کے بعد ایک سے ہی مجدد آسکتا ہے یا زیادہ؟ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "مرقاۃ" شرح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۴۸ پر بعثت مجددین کی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ "مجدد سے ایک شخص نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی جماعت مراد ہے۔ جن میں سے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر علوم شرعیہ میں سے کسی ایک کی یا متعدد علوم کی جو اس سے بن پڑے تقریراً یا تحریراً اشاعت کرے۔"

مرزائی عموماً یہ مغالطہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں "مَن" کا جو لفظ آیا ہے وہ واحد ہے۔ اور "یجدد" کا صیغہ بھی واحد ہے۔ اس لئے ہر صدی کے ایک ہی مجدد آسکتا ہے۔ لیکن کم علم مرزائی یہ خیال نہیں کرتے "مَن" کا استعمال مفرد کی طرح جمع کے لئے بھی آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ومن الناس من یقول امنا

(بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجددین امت کی کوئی خاص امتیازی علامت بیان نہیں فرمائی کہ جس سے وہ دوسروں سے ممیز ہو سکیں۔ بلکہ احیاء سنت اور دینی خدمات ہی کے لحاظ سے ان کی شناخت ہوتی ہے۔

خود مرزائیوں نے ایک ایک صدی میں دو دو۔ تین تین۔ دس دس۔ بارہ بارہ مجدد تسلیم کئے ہیں۔ مرزا خدا بخش مرزائی کی ضخیم کتاب "عسل مصفیٰ" مرزا غلام احمد کی زندگی میں شائع ہوئی۔ قادیان کی مسجد میں کئی برس تک اس کا درس دیا جاتا رہا۔ اس کی جلد اوّل کے صفحہ ۱۶۴ پر صدی وار مع اسمائے گرامی مجددین امت کی فہرست درج کی ہے۔ پہلی صدی میں چار ۴۔ دوسری صدی میں چودہ ۱۴۔ تیسری صدی میں دس ۱۰۔ چوتھی میں گیارہ ۱۱۔ پانچویں میں چھ ۶۔ چھٹی میں سات ۷۔ ساتویں میں سات ۷۔ آٹھویں میں چار ۴۔ نویں میں تین ۳۔ دسویں میں تین ۳۔ گیارھویں میں تین ۳۔ بارھویں میں سات ۷۔ تیرھویں میں پانچ ۵

مجدد تسلیم کئے گئے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ قول و فعل میں یہ تضاد کیوں؟

مرزا غلام احمد سے ان کی زندگی میں سوال کیا گیا۔ کہ گذشتہ بارہ صدیوں کے مجددین کے نام تو بتاؤ۔ مرزا صاحب نے جواب دیا۔

(۱) "ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں۔ کہ علم محیط تو خاصہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ہمیں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ مگر اسی قدر جو خدا تعالیٰ بتائے۔ ماسوا اس کے یہ امت ایک بڑے حصے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور خدا کی مصلحت کبھی کسی ملک میں مجدد پیدا کرتی ہے اور کبھی کسی ملک میں۔ پس خدا کے کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے۔ اور کون اس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

(۲) "عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ بعض مصلح اور مجددین ایسے آتے ہیں کہ عام طور پر دنیا کو ان کی بھی خبر نہیں ہوتی"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۰۸)

مرزائیوں کے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد نبی ہونے کے باوجود گذشتہ بارہ صدیوں کے مجددین کے نام نہیں بتا سکتا۔ تو ایک عام مسلمان چودھویں صدی کے مجدد کی نشاندہی نہ کرے تو اس مسلمان سے مجدد کے متعلق استفسار کرنے کا مرزائیوں کو کیا حق ہے؟ دکھاؤ کوئی ایسی حدیث جس میں لکھا ہو۔

(۱) کہ مجدد پر ایمان لانا ضروری ہے؟

(۲) یا یہ کہ مجدد پر ایمان لانا فرض ہے یا واجب؟

(۳) یا یہ کہ مجدد کے لئے دعویٰ مجددیت کرنا فرض ہے یا واجب!

(۴) یا یہ کہ مجدد پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی یا الہام ہوا کرے گا؟

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ روئے زمین کے تمام مرزائی مل کر بھی نہ ایسی کوئی حدیث پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی آئندہ پیش کر سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فیصلہ کی ایک آسان سی صورت

(۱) مرزا صاحب اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھتے ہیں۔ "جب تیرہویں صدی کا آخیر اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔"

(۲) "ضمیمہ نصرۃ الحق" طبع اول کے صفحہ ۱۹۸ پر اور طبع دوم کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھتے ہیں۔ "احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا"

(۳) "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں۔

"یہ امر بھی اہل سنت کے درمیان متفق علیہ ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا"

اقتباسات بالا کی رو سے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا یہی صدی ہے۔ اس لئے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے ارشاد نبوی کے مطابق پندرہویں صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے۔

اس لئے مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ کہ چونکہ وہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں اس لئے مسیح موعود بھی ہیں۔ غلط ثابت ہوا۔ بقول مرزا صاحب

(ا) مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا۔

(ب) جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

(ج) اور چودھویں صدی میں ہوگا۔

ہم دریافت کرتے ہیں

کیا پندرہویں صدی کے لئے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا صاحب آخری مجدد نہ ہوئے۔ جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوئے۔ جب مسیح موعود بھی نہ ہوئے تو نبی بھی نہ ہوئے۔

فافہموا یا ایہا العاقلون

بقیہ: افاداتِ عارفی

فرمایا:۔ لوگ میراث تو سمجھتے نہیں، اُدھر مریض کا انتقال ہوا۔ اِدھر رشتہ دار میت کے کپڑے اٹھا کر بلا تامل کسی ملازم کو پکڑا دیتے ہیں۔ یا جمعدار کو دے دیتے ہیں اور کچھ لوگ قرآن مجید میت کے سرہانے بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ناواقفیت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ میت کو جب تک غسل نہ دیا جائے اس طرح سرہانے بیٹھ کر کلام اللہ پڑھنا صحیح نہیں اسی طرح عورتیں بے سمجھی کی وجہ سے یہ سوچتی ہیں کہ ابھی رات کے ۲ بجے میں صبح غسل دیا جائے گا جب تک ہم ایک یا دو قرآن مجید مکمل کر لیں گے یہ بے احتیاطیاں عام طور پر رائج الوقت ہیں۔ بہر بہت سی دوسری باتیں ہیں مثلاً عدت کا مسئلہ ہے الا ماشاء اللہ اس مسئلے کو تو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔

فرمایا:۔ الحمد للہ یہ کتاب "احکام میت" اس میں ضابطہ ممات مکمل معتبر مستند جمع ہو گیا ہے۔

تو ضابطہ حیات بھی مرتب کر دیا گیا ہے اور ضابطہ ممات بھی خود بھی پڑھو اور دوسروں کو بھی پڑھاؤ اور سناؤ۔

فرمایا: نیک تمنائیں اپنے دل میں ضرور رکھا کرو۔

مثلاً ہماری موت مدینہ منورہ میں ہو اور ہم جنت البقیع میں دفن ہوں کاش ایسا سامان ہو جائے لیکن خبردار اپنے اسباب ظاہری کو نہ دیکھنا اور یوں نہ کہنا کہ اس کا امکان نہیں ہے یا ایسا نہیں ہو سکتا۔ تمنا ہمیشہ اچھی سے اچھی کرنا چاہیے ذرائع اور وسائل ہوں یا نہ ہوں۔

اس تمنا پر بھی اجر ملتا ہے۔

فرمایا:۔ آپ لوگ حدیث شریف پڑھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس روپیہ دولت ہے کار خیر میں دے رہا ہے، غریب لوگوں کی مدد کر رہا ہے، مسجدوں میں دے رہا ہے۔ ہمیں یہ تمنا رکھنی چاہیے کاش ہمارے پاس روپیہ ہوتا تو ہم بھی ایسا ضرور کریں گے۔ خیرات جاریہ میں دیں گے غریبوں کو دیں گے مساجد بنائیں گے۔ اپنے والدین کے لئے ایصال ثواب کریں گے وغیرہ تو حدیث شریف کا مفہوم ایسا ہے کہ اس کو بھی اس کے ارادے اور نیت کی بنا پر پورا پورا اجر ملے گا اب اس سے استنباط کیجئے کہ ہر کار خیر جس پر اللہ تعالیٰ کی رضا مرتب ہوتی ہو اس کی تمنا ضرور کرو چاہیے ذرائع وسائل ہوں یا نہ ہوں ہمارے ذرائع وسائل کچھ نہیں وہی (اللہ تعالیٰ) غیب سے ذرائع پیدا فرما دیتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے اختیار ذرائع وسائل کا انتظام نہیں ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت میں اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ربوہ نامہ

ربوہ کانفرنس

تیسرا اجلاس

ضبط و ترتیب : منظور احمد الحسینی

مولانا اختر کاشمیری کے بعد حضرت مولانا محمد امجد تھانوی کراچی اپنے مخصوص انداز میں خطبہ پڑھنے کے بعد یوں مجمع سے مخاطب ہوئے۔

صاحب صدر گرامی قدر حضرات علماء کرام، میرے بزرگو اور دوستو۔ (میری کانفرنس میں شرکت) آج میرے لئے میری زندگی کا بڑا اہم واقعہ ہے۔ ویسے تو مجھے ملک میں بہت سی جگہوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے لیکن آج کی حاضری سب سے اہم ہے جو اس کانفرنس کے لئے ہے (جو ختم نبوت کے سلسلے میں ہو رہی ہے) آپ حضرات کو یقین ہونا چاہیئے۔ میں تو سمجھ رہا ہوں کہ اگر میری موت کے بعد اللہ رب العزت نے یہ سوال کر لیا کہ تیرا دامن تہی ہے۔ بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تو میں عرض کروں گا کہ اے اللہ ایک مرتبہ ربوہ اس شوق سے گیا تھا کہ وہاں تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کو بلند کیا جا رہا تھا۔ میری حاضری کا مقصد کوئی تقریر نہیں میں ایک طالب علم ہوں اور میرے ایک روحانی بزرگ یہاں موجود ہیں جن کی زیارت میرے لئے بہت بڑی چیز ہے۔

میں اپنی حاضری کو یہ عنوان دیتا ہوں کہ جب کوئی استاد کسی شاگرد کو سبق پڑھاتا ہے تو استاد کو یہ شوق ہوتا ہے کہ وہ اس سے سبق سنے کہ اسے یاد ہے یا نہیں تو چنانچہ پیر میرے کرم نے جو سبق پڑھایا تھا تیسیر المبتدی سے لے کر دورہ حدیث تک آیا وہ سبق یاد ہے یا نہیں، تو میں آج سبق سنانے آیا ہوں۔ مجھے اپنی اس شرکت کے سلسلے میں ایک شعر یاد آگیا۔

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہمنوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں!

اس ملک میں اگر ختم نبوت کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے تو ہمارے خاندان کا کوئی فرد کیسے پیچھے رہ جائے اور کیوں رہے آج آپ نے اس شہر میں اتنا بڑا اجتماع کیا ہے یہ یقیناً قابل مبارکباد ہے لیکن میں آپ کو ایک مبارکباد نہیں دوں گا بلکہ صد مبارکباد دوں گا۔

میری آنکھوں نے بچپن میں یہ دیکھا کہ حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور حضرت جالندھری ہمارے گھر تشریف لائے اور اسی طرح دوسرے ختم نبوت سے منسلک اکابر بھی تشریف لاتے رہے اور تقاریر کیں۔ اسیطرح موجودہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ بھی تشریف لائے اور دعا فرمائی ہم نے ہمیشہ یہ دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں جتنا اس جماعت (مجلس تحفظ ختم نبوت) نے کام کیا ہے پاکستان میں کسی جماعت نے نہیں کیا۔ معاف کیجئے گا یہ کوئی سیاسی بات نہیں، یہ میں آپ سے مذہبی دینی اور علمی بات کر رہا ہوں اور یہ بات اس لئے ضروری ہے تاکہ آپ کے علم میں بھی یہ بات آئے کہ یہ جماعت کن بنیادوں پر کھڑی ہے۔ الحمد للہ اس جماعت کی بنیاد اخلاص نیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔

آج سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس ختم نبوت پر حملہ کیا جا رہا ہے اور حملہ بھی ایسا بھونڈا ہے سمجھ نہیں آتا کہ انہوں نے کس چیز کو پیش کیا ہے، مارکیٹ میں کوئی تاجر یا کوئی شخص "چیز" پیش کرتا ہے تو وہ اعلیٰ پیش کرتا ہے لیکن اگر کوئی اعلیٰ اور عمدہ قوثری بات ہی انقص سے انقص اور ابتر پیش کرے تو اسکو کوئی بھی لینے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوگا شاید ان لوگوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں جبکہ وہ بہت کچھ اپنے

ربوہ نامہ

زعم میں سمجھ رہے ہیں اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔

یہ لوگ ہم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہمارے سامنے اور ہمارے قافلے کے بزرگوں کے سامنے یہ بات کہہ رہے ہیں وہ کیسے ایسی باتوں کو برداشت کر سکتے ہیں جب کہ ہم چھوٹے ان کی جوتیوں میں بیٹھنے والے کبھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔

~ یہ کھیل دل کے لینے کے جو کھیلے ہیں آپ
ہم سے نہ کھیلئے کسی ناداں سے کھیلئے!

ہم سے ظلی بروزی، تشریعی غیر تشریعی کی باتیں نہ کیجئے۔ ہم سے صرف ایمان و کفر کی بات کیجئے۔ ہم صرف دو باتیں جانتے ہیں۔

(۱) ختم نبوت کا عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں "عین ایمان ہے"

یا ہم جانتے ہیں کہ ختم نبوت کا انکار چاہے وہ کسی اعتبار سے ہو وہ کفر ہے، ہم تیسری بات نہیں جانتے۔

ہم درمیان میں کسی کمپرومائز کرنے کے لئے تیار نہیں اور اچھی طرح سے سمجھئے

~ زاہد! تسبیح میں زنّار کا ڈورا نہ ڈال
یا برہمن کی طرف ہو یا مسلماں کی طرف
دو رنگی چھوڑ دیجئے۔
ایک طرف ہو جایئے۔ یک طرف گیر محکم گیر

آپ جبکہ کافر ہیں کھل کر اپنے کفر کا اعلان کر دیجئے اور اگر آپ مسلمانوں کی جماعت میں (صحیح معنی میں) شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو ختم نبوت پر یقین لانے کے بعد اپنے تمام مرتدانہ، باطلانہ اور ملحدانہ عقائد سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جایئے۔ ہم پھر آپ کی عزت و تکریم کریں گے۔

مولانا نے زور دیتے ہوئے کہا کہ آج ختم نبوت کے قافلے کے اکابرین حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری۔ مناظر اسلام مولانا لعل حسین اختر فاتح قادیان مولانا محمد حیات، شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری (رحمہم اللہ) کے کارنامے ہمارے سامنے روشن ہیں۔ ان کے نام زندہ ہیں ان کو کوئی نہیں بھول سکتا۔

ان حضرات نے جس قافلے کو ختم نبوت کے تحفظ کے کام پر لگایا ہے وہ قافلہ (الحمد للہ) برابر آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا رہے گا آج پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب زید مجدہم کی قیادت میں جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آج کی یہ تاریخی فتح حضرت امیر مرکزیہ کے دور کی ایک عظیم الشان یادگار رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت سی فتوحات عطا فرمائی ہیں۔ اور آج کی عظیم الشان فتح۔ یہ سب مجلس تحفظ ختم نبوت کا طفیل ہے۔ اگر آئین میں دوبارہ جو ترمیم کی گئی ہے یا ربوہ کھلا شہر قرار دیا گیا ہے تو مجلس کی مساعی کا نتیجہ ہے میں نے اپنی آنکھوں سے مولانا تاج محمود مدظلہ کو صدر صاحب کے سامنے جرأت مندانہ طریقے سے ختم نبوت کے مسئلے کے بارے میں گفتگو کرتے دیکھا ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس جماعت کی یہ شاندار فتوحات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ہے (اور ان حضرات کو اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید و نصرت حاصل ہے۔ ناقل)

ایک فتح میں آپ حضرات کو اور سنا دیتا ہوں۔

پچھلے دنوں کراچی (جو پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے) میں مسلمانوں کے قبرستان میں ایک مرتد قادیانی کو دفنا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سہرا بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سر باندھا کر اتنے بڑے شہر میں پہلی مرتبہ دفنایا ہوا مردہ پانچ دن کے بعد اکھاڑ کر دوسری جگہ پھینک دیا گیا۔ شروع میں جب اس سلسلے میں گورنر، ڈپٹی کمشنر و دیگر افسران بالا سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم مردہ نہیں اکھاڑ سکتے میں نے ان سے عرض کیا۔ اگر آپ نہیں اکھاڑیں گے تو ہم خود اکھاڑ دیں گے ہم سر پر کفن باندھ کر آئیں گے اور اس کام کو انجام دیں گے ہم اپنے باپ کی توہین تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کی توہین کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے ایک مرتد، غدار، باغی ختم نبوت کو مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز نہیں رکھا جا سکتا۔

میں اس عظیم مجمع کے اندر اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے اقرار کرتا ہوں کہ کراچی کے اندر جو کارنامہ ہوا ہے اس کا سہرا "مجلس" کے سر پر ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ آج ہم جس عزت و احتشام کے ساتھ اس شہر میں جمع ہوئے ہیں خداوند قدوس زیادہ عزت و قوت کے ساتھ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کا سچا جانشین بنا رہے۔ آخر میں، میں اس عظیم مجمع کی وساطت سے حضرت امیر مرکزیہ کی خدمت میں اپنی عاجزانہ خدمات پیش کرتا ہوں آپ ہر وقت مجھے اپنی جماعت کا ایک کارکن سمجھیں اور مجھے امید ہے کہ آپ مجھے بحیثیت ایک کارکن اور رضاکار کے ضرور قبول فرمائیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آپ کے بعد قاری نور الحق ایڈووکیٹ نے ایک جامع و مختصر تقریر فرمائی خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

صدر محترم، علمائے کرام دوستو، بزرگو

میں ابھی بیٹھا ہوا تھا کہ میری نگاہ فوراً پیچھے آج سے ۴۸ سال پہلے کے گزرے ہوئے وقت پر پڑی۔ جب ۱۹۳۴ء میں قادیان میں کانفرنس ہوئی تھی اس وقت شاہ جی رحمہ اللہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا مفتی کفایت اللہ

صاحب ۔ اور دوسرے اکابر حضرات اسٹیج پر تشریف فرما تھے قادیان میں کانفرنس ۱۹۳۴ء اور ربوہ میں کانفرنس ۱۹۸۲ء میں۔ اس وقت کے حالات مختلف تھے جس انداز میں وہاں یہ کانفرنس ہوئی اس وقت قادیانیوں کے لئے بہت بڑا سہارا انگریز حکومت تھی انہوں نے اس انگریز کے ایماء پر ظلم و تشدد کا بازار گرم کیا تھا آج حالات مختلف ہیں، یہ ربوہ ہے پاکستان میں واقع ہے، اہل اسلام پر وہ پابندی نہیں جو انگریز کے دور میں ہوا کرتی تھی میں اپنے قادیانی دوستوں سے کہوں گا کہ وہ آج حالات کا رُخ دیکھتے ہوئے ....

(قادیان کانفرنس کے موقع پر کسی عدالت نے آپ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا) غور کریں کہ آپ کے عقائد کے بارے میں اسلامی ریاست کیا کہتی ہے یا عدالت آپ کو کیا قرار دیتی ہے؟ پاکستان کی قومی اسمبلی جس میں ملک کے منتخب نمائندے شامل تھے پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں، ان کے نمائندے اور سارے پاکستان کے تمام فرقوں کے علماء شامل تھے۔

آپ کے اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد وہ بھی بنفسِ نفیس موجود تھے۔ آپ کو پورا پورا موقع دیا گیا تمام ممبران نے دلائل سنے (۱۱ دن قادیانیوں پر اور ۲ دن لاہوریوں پر جرح ہوتی رہی) آخر میں تمام متفقہ طور پر ایک مقام اور ایک فیصلے پر پہنچے کہ آپ (قادیانیوں) کے عقائد، اسلام کی تعلیمات کے بالکل منافی اور برعکس ہیں اگر یہ عقائد آپ رکھتے ہیں تو آپ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سنجیدہ متین اور پڑھے لکھے حضرات کا یہ بہت بڑا فیصلہ تھا جو تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی اسلامی ملک میں ہوا ہے اس سب کے فیصلے کے فوراً بعد آپ بڑے سے لیکر چھوٹے تک کو فوراً اپنے عقائد سے تائب ہو کر مصطفےٰ کی غلامی میں آجانا چاہئے تھا۔ آج ہم آپ کو پھر دعوت دینے اور یاد دہانی کرانے آئے ہیں، ہم آپ کے خیر خواہ ہیں۔

اب تک جو کچھ ہوا، ہوا۔ اب آئیے ہمارے دوش بدوش کھڑے ہو جائیے اپنے باطل عقائد کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جائیے۔ یہ فیصلہ ایک فرقے کا یا ایک گروہ کا نہیں بلکہ ساری دنیائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ساری دنیا ایک طرف ہو اور آپ کے چند نفوس ایک طرف ہوں۔ آخر ساری دنیا تو غلط نہیں ہو سکتی۔

بہتر طریقہ یہ تھا کہ آپ کے مرزا اور سارے قادیانی (لاہوری ہوں یا ربوائی) وہ سب اعلان کرتے کہ آج تک ہم غلطی کرتے چلے آئے ہیں ہم یہ فیصلہ قبول کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہوئے ....

اس فیصلے کے ساتھ سر تسلیم خم کرتے ہیں ہم تمام دنیا سے نہیں لڑ سکتے۔ اگر آپ کے دل میں اسلام کی کچھ وقعت تھی (جیسا کہ آپ بزعم خود سمجھتے ہیں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تھی تو آپ کو ایسا کرنا چاہئے اتنی سی بات تھی ملک کا مسئلہ حل ہو جاتا سب باتیں ختم ہو گئی ہوتیں۔

آپ کے علم میں ہے اور موجودہ حکومت بھی اس بات کو جانتی ہے کہ دو مسئلوں پر مسلمان کسی پابندی کو قبول نہیں کرتا ایک مسئلہ مدینہ و مکہ کی حرمت کا ہے آپ حضرات کو علم ہے کہ جب کعبۃ اللہ میں گڑبڑ ہوئی تھی۔ اس کے باوجود کہ ملک میں مارشل لاء تھا لیکن ہمارے پاکستانی مسلمانوں نے کسی کی پرواہ نہیں کی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ حملہ کعبۃ اللہ پر نہیں ہوا میرے گھر پر ہوا ہے یہ کعبہ کے دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ میرے گھر کے دروازے بند ہوئے ہیں۔ میری عزت و آبرو پر حملہ ہوا ہے، سارے پاکستان کے مسلمان چھوٹے بڑے کسی نے کسی امر کی پرواہ نہیں کی اور میدان میں آ گئے۔

اور دوسرا مسئلہ ختم نبوت کا ہے موجودہ حکومت جانتی ہے کہ ختم نبوت کے بارے میں مسلمانانِ پاکستان کے کیا نازک جذبات ہیں۔ کتنی مرتبہ وضاحت کرنی پڑی ہے اور آج تک وضاحت کی جا رہی ہے۔ بلکہ نئے کانسٹیٹیوشن میں ترمیم پر ترمیم کرنی پڑی، سمجھتے ہیں کہ مسلمان سیاست کیلئے مارشل لاء قبول کر سکتا ہے لیکن ختم نبوت کے مسئلے کے لئے قبول نہیں کر سکتا (اور اس پر تاریخ شاہد ہے)

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں عراق کے ایٹمی ری ایکٹر پر حملہ ہوا اور اس کو تباہ کر دیا گیا میں نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کیں مختلف انگریزی اخبارات، جرائد و رسائل کا مطالعہ کیا کہ یہ کیسا حملہ تھا کہ وہاں کارکن موجود نہیں ہیں کوئی وہاں کام نہیں کر رہا سارے لوگ چھٹی پر گئے ہوئے ہیں یا کھانا کھانے گئے ہوئے ہیں اور پیچھے ری ایکٹر تباہ ہو گیا۔

یہ بات اب طشت از بام ہو چکی ہے۔ کہ چند فرانسیسی لوگ جو وہاں کام کر رہے تھے انہیں میں یہودی بھی تھے انہوں نے خود ہی بم مار کر ایٹمی ری ایکٹر کو تباہ کر دیا اور نام اسرائیل کا لگا دیا کہ اس کے حملہ آور طیاروں نے بم مار کر اس ایٹمی مرکز کو تباہ کر دیا ہے۔

جو بات میں یہاں پاکستان کی حکومت کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آج سے ایک سال قبل ائیر مارشل رحیم خان سربراہ فضائیہ (جو زندہ سلامت ہیں) ماہنامہ کلب شاہین میں ان کا ایک انٹرویو شائع ہوا۔

اُن سے سوال کیا گیا کہ کیا اسرائیل پاکستان کی حدود میں داخل ہو کر پاکستان کے ایٹمی مراکز پر حملہ کر سکتا ہے کیا اس کے امکانات ہیں۔ انہوں نے جواباً کہا کہ اسرائیل جس قدر بھی یا جتنی طاقت چاہے حاصل کر لے مگر وہ پاکستان یا اس کے ایٹمی ری ایکٹر پر حملہ ہرگز نہیں کر سکتا یا پاکستان کے کسی شہر پر حملہ نہیں کر سکتا۔

پھر آپ نے بعد کے اخبارات میں یہ خبر بھی پڑھی ہوگی کہ اسرائیل ترکی اور پاکستان پر بھی حملہ کر سکتا ہے۔

آپ اس خبر کے پس منظر میں اور اس کی گہرائی میں جائیں کہ ائیر مارشل رحیم یہ کہیں

ربوہ نامہ

رہا ہے۔ کہ پاکستان پر اسرائیل حملہ نہیں کر سکتا واقعات و حالات اور درمیان کی باتیں وہ بہتر جانتے ہیں۔

اب یہ خبر گردش کرنے لگی ہے کہ وہ پاکستان پر حملہ کر سکتا ہے اور اسکے شہروں اور اٹیمی مراکز کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ جناب میں اس پر ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ قادیانیوں نے (جن کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کہا تھا " یہ ہندوستان اور اسلام کے غدار ہیں") سازش کر رکھی ہے ائیر مارشل کا بیان اور موقف صحیح ہے کیونکہ وہ اس میدان اور فیلڈ کا ماہر ہے۔) قادیانیوں کا رُخ اب سائنس کی طرف ہے اور ایک پلان کے ذریعہ وہ ملک کی ٹیکنالوجی پر وہ قبضہ کر رہے ہیں۔ اور کافی حد تک کر چکے ہیں انہوں نے یہاں تک اعلان کیا ہے کہ جو قادیانی سائنس کی تعلیم حاصل کرے گا ۔ اس کو ڈبل وظیفہ دیا جائے گا۔

اسی طرح سے ڈاکٹر عبد السلام کا بار بار آنا اور خطاب کرنا۔ اور انکا (خصوصاً) اٹیمی ٹیکنالوجی میں زیادہ بھرتی ہونا یہ مجھے اس بات کا زیادہ سے زیادہ احساس اور فکر دلا رہی ہے کہ اگر عراق کا ری ایکٹر صرف اسرائیل تباہ کر سکتا ہے تو یہ بھی اسرائیل بھی پاکستان کا اٹیمی ری ایکٹر تباہ کر سکتا ہے۔ یہ قادیانی خود حملہ کر کے اٹیمی ری ایکٹر کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور نام اسرائیل کا رکھنا چاہتے ہیں) دوسری خبر انہوں نے گھڑی ہے (خدانخواستہ اگر پاکستان کے اٹیمی ری ایکٹر کو کوئی نقصان پہنچا تو میرا یقین اور ایمان ہے کہ اس میں بھی اسرائیل کا ضرور ہاتھ ہوگا۔ حکومت اس بات سے خبردار ہو جائے۔

قادیانی زیادہ سے زیادہ آدمی اس فیلڈ میں بھیج رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے ذمہ ہے کہ وہ تحقیق کرے کہ آپ کے سائنس کے پروگراموں سے کتنے قادیانی منسلک ہیں۔ اور کس ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اور کتنے عرصے سے ملازم ہیں۔ اس کے اختیارات کیا ہیں اس کو کتنی پاور حاصل ہے۔

میرا مطالبہ ہے کہ تمام قادیانیوں کو ایسی جگہوں سے فوری طور پر ہٹا دیا جائے ورنہ ملک کی سلامتی کو شدید لاحق ہو جائے گا۔ جس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

بقیہ :- کاروانِ ختم نبوت

انجام دے رہے ہیں گزشتہ دنوں انہوں نے حیدرآباد ، اور تھرپارکر کا تفصیلی دورہ کیا۔ گزشتہ ۱۰ محرم الحرام کو بعد نماز عشاء جامع مسجد بخاری میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ غلام اللہ کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا بعد میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عاشق الٰہی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت تھرپارکر نے شہادت امام حسینؓ کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے امام حسینؓ کی ولادت باسعادت سے

نے کر شہادت تک تمام واقعات تفصیل سے بیان فرمائے۔ اس کے علاوہ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی کامیابی پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور تمام حالات بیان فرمائے۔

کنری کی ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ اکتوبر بروز جمعہ کو جامع مسجد نوری ریلوے اسٹیشن جامبی اور عمر کوٹ ضلع تھرپارکر میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں چند قرار دادیں منظور کی گئیں۔ ان قرار دادوں میں کہا گیا ہے کہ ملک بھر میں قادیانیوں کو مسجد کے نام سے عبادت گاہ تعمیر کرنے، قادیانیوں کو مسلمانوں قبرستان میں دفنانے، لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کرنے، اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روکا جائے۔

ایک اور قرار داد میں کہا گیا ہے کہ محمد آباد نزد ڈھالی اسٹیشن میں ایک ہائی اسکول اور دوسرا گرلز مڈل اسکول ہے۔ ان میں ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس دونوں قادیانی ہیں، جو عرصہ دراز سے بچوں کی ذہنیت کو تبدیل کرنے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل ہیں ان کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور ان کی جگہ مخلص اور ملک کے خیر خواہ اساتذہ کرام کو مقرر کیا جائے۔

حافظ آباد :-

کافی تاخیر سے موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حافظ عبد الوہاب جالندھری نے اپنے ایک بیان میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بڑھتی غنڈہ گردی کا محاسبہ کرے اور ان کے خلاف مقدمہ چلائے۔

گزشتہ دنوں قادیانی مبلغ مرزا النعمان نے موضع پریم کرٹ میں ایک اشتعال انگیز تقریر میں کہا کہ تین سو سال کے بعد ہماری اکثریت ہوگی اور مسلمان اقلیت میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ متعدد بار مرزائی مبلغ آتا رہا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا رہا۔ حافظ عبد الوہاب جالندھری نے مطالبہ کیا کہ ایسے واقعات کا نوٹس لیا جائے تاکہ اشتعال انگیزی پیدا نہ ہو۔

بقیہ :- بائبل پر تحقیق

(۳)

" دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں۔ " (۲ : ۲۵۶)۔

اس آیت سے مراد ہے کہ بلا جبر واکراہ ، اپنی مرضی سے جو خدا پر ایمان لے آتا ہے وہ نہ ٹوٹنے والی رسی کو پکڑ لیتا ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کاروانِ ختم نبوت

★ ———— قادیانی ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کو تبدیل کیا جائے۔

★ ———— مرزائی مبلغ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔

★ ———— مرزا طاہر کی دروغ گوئی۔

★ ———— علاّمہ عبدالرحیم اشعر کا دورۂ جھنگ۔

ربوہ

——— ربوہ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق فاتح ربوہ، خطیب جامع مسجد محمدی ربوہ حضرت مولانا خدا بخش نے مرزا طاہر کے اس بیان پر سخت حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جس میں کہا گیا تھا کہ "اگر پاکستان کی طرف کوئی تیر چلایا گیا تو ہم اپنے سینہ پر رولیں گے"۔ واضح ہے کہ مذکورہ بیان روزنامہ جنگ لاہور میں مورخہ ۱۰ اکتوبر کو شائع ہوا۔ مولانا خدا بخش نے مزید کہا کہ مرزا طاہر کا اپنے مریدوں کے چندہ پر جرنیل اسی سالانہ کھیل تماشہ کے اجتماع میں بیان اپنی مریدوں کی اندرونی کیفیت کے برخلاف دکھلاوے کے طور پر دیا ہے درحقیقت انہیں پاکستان سے کوئی محبت نہیں ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم عارضی ہے بہر قیمت قادیان دوبارہ جانے کے لئے تڑپ رہے ہیں اور وہ قادیان حاصل کرنے کے لئے ہر چیز کی قربانی دینے کو تیار ہیں اس کے لئے پاکستان کو نقصان پہنچانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا دوسرا سربراہ آنجہانی مرزا محمود جن کا دعویٰ عمر ثانی کا بھی تھا۔ اس کی قبر پر ایک کتبہ ابھی تک نصب ہے کہ جماعت کو نصیحت ہے کہ جب کبھی موقع ملے ان کی نعش ربوہ سے اٹھا کر قادیان لے جا کر دفن کریں۔ "مرزا محمود کو ربوہ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ قادیان میں غیر منقول جائداد کے کلیم انہوں نے داخل نہیں کئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسلام دشمن عناصر کے ساتھ ان کا ربط ہے جس کا کھلا ثبوت یہ ہے کہ ان کا مشن اسرائیل میں قائم ہے اور وہاں سے عالم اسلام کے خلاف باقاعدہ منصوبے بنائے جاتے ہیں۔

جھنگ :—

——— مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ صدر کے ناظم جناب مولانا غلام حسین اپنے ایک مراسلے میں لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر جنوبی افریقہ اور حج سے وطن تشریف لائے تو ان سے جھنگ کے لئے وقت لیا گیا۔

چنانچہ مولانا عبدالرحیم اشعر ۸ محرم الحرام کو بوقت ساڑھے بارہ بجے جب لاری اڈے اترے تو ان کا شاندار طریقہ پر استقبال کیا گیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے ارکان نے پورے اعزاز کے ساتھ جھنگ اڈے سے جھنگ دفتر واقع جامع مسجد سلطان والی محلہ منڈی لائے کا انتظام کیا۔ جہاں عوام کے علاوہ جھنگ کے اکابر علمائے کرام نے مولانا عبدالرحیم اشعر کو خوش آمدید کہا اور انہیں جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کے کامیابی مبارکباد پیش کی۔ مبارکباد پیش کرنے والے علمائے کرام کے نام یہ ہیں۔ مفتی اعظم جھنگ حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم استاذ العلماء، حضرت مولانا ولی محمد، مولانا رشید احمد مدنی، مولانا سید صادق حسین شاہ، مولانا قاری محمد فاروق احمد، مولانا محمد امیر صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا حافظ بشیر احمد، مولانا قاری محمد فاروق اور مفتی حکیم محمد شفیع شامل تھے۔

معززین شہر بھی دفتر میں تشریف لائے۔ ان میں جناب شیخ عبدالقدوس، جناب محمد سلیم، جناب محمد خالد، حاجی خورشید، شیخ محمد اسلم، شیخ محمد اسحاق کے علاوہ کافی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ اس موقع پر کچھ اخباری نمائندے بھی موجود تھے۔ حاضرین کے مولانا عبدالرحیم نے جنوبی افریقہ کے مقدمہ کے حالات سے تفصیل سے بیان کئے حاضرین نے بڑی دلچسپی سے مولانا موصوف کے بیان کو سنا۔ بعد میں اخباری نمائندوں نے سوالات کئے جوابات دیئے۔ بعد نماز عشاء مولانا عبدالرحیم اشعر نے سنی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کیا اور صبح تلہ گنگ کے دورے پر تشریف لے گئے۔

کنری

کنری سے ہمارے نمائندے محمد عثمان آزاد اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

مولانا عاشق الٰہی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت آج کل سندھ میں تبلیغی خدمات

باقی صفحہ ۱۲ پر

عیسائیت

بسلسلہ
بائبل سے بائبل کی تکذیب

جھوٹ کی پوٹ

دوسرا باب

اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

پروفیسر احسان الحق رانا

دجل مسیحیت اور اسلام

دجل مسیحیت ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ مسیحی مشنری سرگرمیوں کا ایک بڑا مقصد اسلامی ممالک میں مذہب سے ناآشنا مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنا ہے۔ مسلمان چاہے مسیحیت قبول نہ کریں وہ اگر اسلام سے بدظن ہو جائیں تو اسے مشنری اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ مقصد برآری کے لئے مشنری ادارے فوٹو کاپی مشین پر تیار کردہ گمنام پرچے بذریعہ ڈاک انجان مسلمانوں کو بھیجتے ہیں تاکہ مشنری ادارے پریس قوانین کی زد میں نہ آسکیں۔

ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے جھوٹ کے ان گمنام پلندوں میں آیات قرآنی کو سیاق و سباق سے الگ کر کے تحریف معنوی کے ساتھ اور اسلامی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے اور سوالوں کی شکل میں قرآن مجید، اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔

ظلم و جبر سے مسیحیت کی اشاعت کا دور ختم ہونے سے مسلمان ممالک میں تعلیم یافتہ انجان مسلمانوں کو مذہب اسلام سے برگشتہ کرنا اور بے علم و جاہل اور غریب مسلمانوں کو مذہب اسلام سے برار مسلمانوں کی انسانی ہمدردی کے کاموں کے لبادے میں مسیحیت کے دام فریب میں گرفتار کرنا دجل مسیحیت کے خطرناک ترین حربے ہیں۔

مشنریوں کا سوالنامہ جناب نذیر احمد بٹ صاحب صدر مرکز تحقیق مسیحیت اچھرہ لاہور کی طرف ہمیں ایک سوالنامہ موصول ہوا ہے۔ یہ ان چونسٹھ سوالوں پر مشتمل ہے جن کے ذریعے مشنری ادارے اور مسیحیت کے پیروکار قرآن مجید، اسلام اور ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ اکثر سوالات دین اسلام کے مستند عقائد سے لاتعلق اور فروعی قسم کے ہیں کچھ آیات قرآنی کی تعریف معنوی پر اور کچھ مسخ شدہ تاریخ اسلامی پر مبنی ہیں۔

سوالنامہ کا ایک سوال

ہمارے وسائل تمام سوالوں کا بیک وقت جواب دینے کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے ہم صرف اہم سوالوں کے جواب فرداً فرداً دینے کی کوشش کریں گے۔ اس کتابچہ میں ہمارے پیش نظر اسلامی جہاد پر مبنی یہ سوال ہے۔

"حضرت موسیٰ اور یشوع و داؤد نے جو جنگیں لڑی تھیں وہ خدا کے لئے لڑی تھیں اور جن سے قتال کیا تھا ان سے خدا ہی کے لئے قتال کیا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگیں لڑی تھیں تو اپنے دشمنوں سے لڑی تھیں۔ اور اپنے ذاتی دشمنوں کو مروایا تھا۔ اس لیے اسلامی جہاد و قتال اور ہلاک کروانے کے اعمال کی مثالیں موسیٰ و یشوع اور داؤد سے دینا کہاں تک درست ہے؟

اس سوال میں اٹھائے گئے نکات کا جواب ہم پیش کرتے ہیں۔

کیا بائبلی جنگیں خدا کی راہ میں تھیں

بائبل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کلام مقدس میں کہیں یہ نہیں لکھا گیا کہ حضرت موسیٰ، حضرت یشوع اور حضرت داؤد علیہم السلام نے کوئی جنگ خدا کی راہ میں لڑی تھی۔ اور قتال محض اللہ کے لئے کیا تھا۔ خدا کی راہ میں جنگ و قتال کے برعکس

بائبل کی رُو سے جنگیں محض جوع الارض یعنی فلسطین کی سرزمین کے حصول کے لئے لڑی گئی تھیں۔ ان جنگوں میں بُت پرست غیر اقوام کو راہ راست دکھانا مقصود نہ تھا اور نہ ہی مفتوح قوموں کے شر کو ختم کر کے ملک میں امن و امان قائم کیا جاتا تھا۔ بلکہ مقصد مفتوح اقوام کے ہر ذی نفس کو نیست و نابود کر کے ملک پر قبضہ کرنا تھا۔ اس لئے کوئی مسلمان اسلامی جہاد و قتال کو اور کسی کو ہلاک کرنے کرانے کے افعال کی مثالیں حضرت موسیٰ، حضرت یشوع اور حضرت داؤد علیہم السلام سے منسوب بائبلی جنگوں سے نہیں دیتا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی دشمن [illegible] نہیں تھا کہ سخت ترین مخالفین [illegible] دیانت و امانت اور صداقت و حسن سلوک کی گواہی دیتے تھے۔ [illegible] ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی شخص کو ذاتی دشمنی کی بنا پر مروانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ ہی انہوں نے ذاتی غرض کے لئے کسی کو اس طرح سے مروایا تھا جس طرح سے بائبل میں مرقوم ہے کہ حضرت داؤدؑ نے اوریاہ حتّی کی بیوی بت سبع کے ساتھ زنا کرنے کے بعد اسے حاصل کرنے کے لئے اوریاہ حتّی کو مروا دیا تھا۔

اسلامی جنگیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بھی جنگیں لڑیں تھیں ان میں کوئی ایک بھی کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی کی بنا پر نہ تھی۔ سبھی جنگیں خدا کے دشمنوں کے ساتھ لڑی گئی تھیں۔ ان جنگوں میں نہ تو بائبلی جنگوں کی طرح جوع الارض کا تصور تھا اور نہ ہی جنگ کے بعد مفتوح اقوام کے افراد کو نیست و نابود کر دیا جانا مطلوب تھا۔ بلکہ ہتھیار ڈال دینے پر مفتوح اقوام کو ان کے ملک کی سرزمین میں امن چین کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع مہیا کرنا مقصود تھا، ... یہود ... اور ارد گرد کے بدعہد یہودیوں کے جو مسلمانوں کے خلاف ساز باز کرتے رہتے تھے اور جنگ کے وقت ان کی ہمدردیاں مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ ہوتی تھیں۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بائبلی طریقہ سے ہلاک کرایا تھا؟

اس سوال کا جواب دینے کے لئے پہلے ہم بائبل سے حضرت داؤدؑ کا قصہ پیش کرتے ہیں۔ جس کی رُو سے انہوں نے حتّی اوریاہ کو ہلاک کرایا تھا۔ بائبل کی کتاب سموئیل باب ۱۱ میں یہ قصہ اس طرح مرقوم ہے:-

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی۔ اور وہ عورت نہایت خوب صورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کہ وہ الیعام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتّی اوریاہ کی بیوی ہے؟ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا۔ وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی۔ پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں۔"

اور داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا کہ حتّی اوریاہ کو میرے پاس بھیج دے۔ سو یوآب نے اوریاہ کو داؤد کے پاس بھیج دیا۔ اور جب اوریاہ آیا تو داؤد نے پوچھا کہ یوآب کیسا ہے۔ اور لوگوں کا کیا حال ہے اور جنگ کیسی ہو رہی ہے؟ پھر داؤد نے اوریاہ سے کہا اپنے گھر جا اور اپنے پاؤں دھو اور اوریاہ بادشاہ کے محل سے نکلا اور بادشاہ کی طرف سے اس کے پیچھے پیچھے ایک خوان بھیجا گیا۔ پر اوریاہ بادشاہ کے گھر کے آستانہ پر اپنے مالک کے اور سب خادموں کے ساتھ سویا اور اپنے گھر نہ گیا۔ اور جب انہوں نے داؤد کو یہ بتایا کہ اوریاہ اپنے گھر نہیں گیا تو داؤد نے اوریاہ سے کہا کیا تو سفر سے نہیں آیا؟ پس تو اپنے گھر کیوں نہ گیا؟ اوریاہ نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اسرائیل اور یہوداہ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں اور میرا مالک یوآب اور میرے مالک کے خادم کھلے میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں تو کیا میں اپنے گھر جاؤں اور کھاؤں پیوں اور اپنی بیوی کے ساتھ سوؤں؟ تیری حیات اور تیری جان کی قسم مجھ سے یہ بات نہ ہو گی۔"

بائبل کی رُو سے یہ ایک چال تھی اوریاہ کو اپنی بیوی بت سبع کے ساتھ ہمبستر کرانے کی تاکہ حمل اس کا قرار پائے۔ لیکن جب اس میں ناکامی کا سامنا ہوا۔ تو اوریاہ کو لڑائی کے میدان میں اس طرح مروا دیا گیا:

"صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے ایک خط لکھا اور اسے اوریاہ کے ہاتھ بھیجا اور اس خط میں یہ لکھا تھا کہ اوریاہ کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تم اس کے پاس سے ہٹ جانا تاکہ وہ مارا جائے اور جاں بحق ہو۔ اور یوں ہوا کہ جب یوآب نے اس شہر کا ملاحظہ کر لیا تو اس نے اوریاہ کو ایسی جگہ رکھا جہاں وہ جانتا تھا کہ بہادر مرد ہیں۔ اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یوآب سے لڑے اور وہاں داؤد کے خادموں میں سے تھوڑے سے لوگ کام آئے اور حتّی اوریاہ بھی مر گیا۔ تب یوآب نے آدمی بھیج کر جنگ کا سب حال داؤد کو بتایا۔"

ہمارے نزدیک یہ ناپاک قصہ حضرت داؤدؑ پر صریح بہتان ہے۔ اس پر تفصیل کے ساتھ بحث ہم اپنی کتاب "یہودیت و مسیحیت" میں کر چکے ہیں۔ اس ناپاک قصے میں ایک طرف حضرت داؤدؑ پر کھلم کھلا زنا کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ تو دوسری طرف زانیہ کے خاوند کو حیلے سے مروا کر بت سبع سے شادی کرنے کا ذکر ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے گفتار و کردار سے کون واقف نہیں۔ مسلمان تو کیا کوئی ہوش مند غیر مسلم بھی یہ تصور اپنے دل میں نہیں لا سکتا کہ آنحضرتؐ کی جان کا پیاسا کون تھا! لیکن مکہ فتح ہو جانے پر رحمۃ للعالمینؐ نے ابوسفیان سے کسی قسم کا تعرض کرنے کی بجائے نہ صرف اسے معاف کر دیا بلکہ اس کی سرداری قائم رکھنے کے لئے اس کے گھر کو کعبہ کی طرح دارالامان قرار دیا۔ کہ کفار مکہ میں سے جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا وہ امان پائیگا۔

جہاد اور اشاعتِ اسلام

جہاد کا مقصد اللہ کی راہ میں جنگ کرنا ہے۔

شہادت ہے مقصود و مطلوبِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی!

اسلام کے سوا دنیا کے کسی اور مذہب میں خدا کی راہ میں جنگ کرنے کا تصور مفقود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے مذاہب نے شہید کا لفظ مسلمانوں سے مستعار لے رکھا ہے۔ خالصتاً اللہ تعالیٰ سے جنگ کرتے ہوئے مسلمان مارا جائے تو شہید اور زندہ رہے تو غازی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فتنہ و فساد قتل سے بدتر ہے اس لئے جہاد ان لوگوں سے کیا جاتا ہے جو فتنہ و فساد پر مائل ہوں اور اسلام کو ختم کر دینے کی سازشیں اور تدبیریں کرتے ہیں۔ اور جنگ سے باز نہیں آتے۔ حالت جنگ میں دشمن کے قتال کا حکم ہے۔ جنگی قیدیوں کو صلح ہو جانے کے بعد احسان رکھ کر یا فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

دشمن کے ہتھیار ڈال دینے پر مفتوحہ علاقے میں امن و امان بحال کرنے کے لئے شہری آبادی کے جان و مال کو امان دی جاتی تھی۔ بلکہ ان کی حفاظت کا ذمہ فاتح مسلمان لے لیتے تھے۔ اس کے عوض مفتوحہ رعایا سے جو ذمی کہلاتی تھی قابلِ برداشت ٹیکس لیا جاتا تھا۔ اس ٹیکس کو جزیہ کہتے ہیں۔ ذمی رعایا کی حفاظت کی ذمہ داری نہ لے سکنے کی صورت پیدا ہونے پر جزیہ کی وصولی کی گئی رقم واپس کر دی جاتی تھی۔ مسلمان مجاہد [illegible] سے مستثنیٰ نہ تھے۔ [illegible] انہیں زکوٰۃ کی شکل میں ادا کرنا لازمی تھا۔ فاتح مسلمانوں کی مالی حالت مفتوح اقوام سے بہتر ہونے سے زکوٰۃ کی رقم جزیہ سے زیادہ ہو سکتی تھی۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا بیان ہے کہ جزیہ ٹیکس کی رقم ان ٹیکسوں سے کم تھی جو [illegible]

فتوحات سے پیشتر مقامی رعایا اپنے ہم مذہب حاکموں کو ادا کرتی تھی ان بھاری ٹیکسوں کے باعث غیر مسلم ممالک میں رعایا اپنے ہم مذہب حاکموں سے نالاں تھی یہ حقیقت اسلامی فتوحات کی کامیابی کا ایک سبب تھی۔

جہاد کے قرآنی احکام

قرآن حکیم میں جنگی قوانین وضاحت کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ ان میں ظلم و زیادتی کرنے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔ اگر کسی مسلمان بادشاہ یا جرنیل کے ہاتھوں کسی کو ظلم و زیادتی کا شکار ہونا پڑا تھا تو یہ اس کا ذاتی فعل تھا نہ کہ اس کا سبب اسلامی جہاد کا کوئی حکم تھا۔ دین اسلام اس قسم کے طرز عمل سے بیزار اور بری الذمہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں جنگی احکام اس طرح ہیں۔

(1) جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو۔ اور فساد قتل و خونریزی سے بڑھ کر ہے۔ اور جب وہ تم سے مسجد محترم کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا۔ ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ اور اگر وہ باز آجائیں تو خدا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے اور ملک میں خدا کا ہی دین (امن و سلامتی) ہو جائے۔ اور اگر وہ فساد سے باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی چاہیئے۔ (۲، ۱۹۱-۱۹۳)۔

(۲) "جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو جو زندہ پکڑے جائیں ان کو مضبوطی سے قید کر لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دینا چاہیئے یا کچھ مال لے کر۔ یہاں تک کہ فریق مقابل لڑائی کے ہتھیار رکھ دے یہ حکم یاد رکھو اور اگر خدا چاہتا تو اور طرح سے ان سے انتقام لے لیتا لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک دوسرے سے لڑوا کر کرے۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کے عملوں کو خدا ہرگز ضائع نہیں کرے گا" (۴۷: ۴)

ان آیات میں "تمہاری آزمائش ایک دوسرے سے لڑوا کر کرنے" سے مراد یہ معلوم کرنا ہے کہ جنگ میں فتح حاصل کر لینے پر مسلمان مغلوب دشمن کے ساتھ ظلم و زیادتی کا سلوک کرتے ہیں یا خدا کا حکم مانتے ہوئے امن و آشتی کا پیغام دیتے ہیں۔ نیز لونڈی غلام بنانے کے برعکس جنگی قیدیوں کو چھوڑ دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

باقی صفحہ ۱۲ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

رفع و نزولِ عیسیٰ ؑ

بسلسلہ

نزولِ عیسیٰ امت کا اجماعی عقیدہ ہے

بقیہ

چوتھی صدی کے اکابرین کا عقیدہ

تحریر:- مولانا محمد یوسف لدھیانوی

امام ابن خزیمہؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ السلمی (۲۲۳ - ۳۱۱) کتاب التوحید میں فرقِ جہمیہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ان الرب جل وعلا فی السماء لا کما قالت الجہمیۃ المعطلۃ انہ فی اسفل السافلین ..... الم تسمعوا یا طلاب العلم قولہ تبارک وتعالیٰ لعیسی بن مریم "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ" الیس انما یرفع الشیٔ من اسفل الی اعلا لا من اعلیٰ الی اسفل۔ وقال اللّٰہ عز وجل "بل رفعہ اللّٰہ الیہ" ومحال ان یہبط الانسان من ظہر الارض الی بطنہا او الی موضع اخفض منہ واسفل فیقال رفعہ اللّٰہ الیہ۔ لان الرفعۃ فی لغۃ العرب الذین بلغتہم خوطبنا لا تکون الا من اسفل الی اعلا وفوق۔

بے شک رب جل وعلا آسمان میں ہے۔ ایسا نہیں جیسا کہ جہمیہ معطلہ کہتے ہیں وہ اسفل سافلین میں ہے .... اے طالبینِ علم کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا جو عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ "اے عیسیٰ میں تجھے اپنے قبضہ میں لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں" کوئی چیز نیچے سے اوپر کو اٹھائی جاتی ہے نہ کہ اوپر سے نیچے کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلکہ اٹھا لیا اس کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) اپنی طرف" اور محال ہے کہ کوئی شخص زمین کی سطح سے زمین کے پیٹ میں یا بلند جگہ سے نیچی جگہ گرے تو یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھایا ہے۔ کیونکہ رفع لغتِ عرب میں نیچے سے اوپر لے جانے کو کہا جاتا ہے۔

(کتاب التوحید ص۱۱۱)

امام ابو عوانہؒ

الامام الحافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی (۳۱۶) نے اپنی مسند میں ایک باب کا عنوان یہ قائم کیا ہے:-

باب ثواب من آمن محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اہل کتاب وان من ادرک منہم محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم او سمع بہ فلم یؤمن وما ارسل بہ کان من اہل النار وان عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل یحکم بکتاب اللّٰہ وسنۃ محمد صلی اللّٰہ وسیکون امامہم من امۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ (ص ۱۰۲/۱)

اہل کتاب کے ثواب میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اس کا بیان کہ جس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا یا آپؐ کا نام سنا اور آپؐ اور آپؐ کی شریعت پر ایمان نہ لایا وہ اہلِ نار میں سے ہے۔ اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کتاب اللہ (قرآن مجید) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے۔ اور امت محمدیہ میں شامل ہو کر ان کے امام ہوں گے۔

اور اس کے تحت نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث کی تخریج فرمائی ہے (دیکھئے ص۱۰۲ تا ص۱۰۶)

امام ابن حبانؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابو حاتم محمد بن حبان البستی الشافعی (م ۳۵۴ھ) نے اپنی صحیح میں خروج دجال اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے متعدد احادیث تخریج کی ہیں ان کی جو احادیث کہ صحیحین سے زائد ہیں امام نورالدین ہیثمیؒ نے انہیں "موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان" میں جمع کر دیا ہے۔ ان میں سے یہاں چار احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں:۔

(۱) مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لدّ پر قتل کریں گے۔ (موارد صفحہ ۴۸۶)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علاتی بھائی ہیں اور مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ہے۔ بے شک وہ تم میں نازل ہوں گے۔ وہ تم میں نازل ہوں گے۔ (آگے ان کا حلیہ اور کارنامے ذکر فرما کر فرمایا ہے کہ) پھر زمین میں چالیس برس رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا۔ اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے (صفحہ ۴۶۹ یہ حدیث ابوداؤد، مسند احمد، مستدرک حاکم اور حدیث کی دوسری بہت سی کتابوں میں بھی ہے)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے دجال اعور مسیح ضلالت لوگوں کے اختلاف اور تفرقہ کے زمانے میں مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ چالیس دن کے اندر اندر جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا؛ زمین میں گھوم جائے گا۔ اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ لوگوں کی امامت کریں گے۔ جب رکوع سے سر اٹھائیں گے تو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد (بطور دعائے قنوت یا بطور شکر) یہ کہیں گے

قتل اللہ الدجال واظہر اللّٰہ المؤمنین۔	اللہ تعالیٰ نے دجال کو قتل کر دیا اور مومنوں کو غالب فرمایا۔

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے کچھ حالات بیان فرما کر فرمایا۔ پھر وہ مقام لدّ پر جائے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔ (صفحہ ۴۶۹)

موارد الظمآن کے حوالے سے ابن حبان کی ایک حدیث پیچھے گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وانہ لعلم للساعۃ سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ (صفحہ ۴۳۵)

امام ابوالحسن آبریؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ۔ ابوالحسن محمد بن حسین بن ابراہیم السجستانی الآبری (۳۶۳ھ) "مناقب الامام الشافعیؒ" میں حدیث "لامھدی الا عیسیٰ بن مریم" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قد تواترت الاخبار و استفاضت بکثرت رواتہا عن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وانہ من اھل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملأ الارض عدلاً۔ وانہ یخرج مع عیسیٰ بن مریم فیساعدہ علی قتل الدجال بباب لد بارض فلسطین وانہ یؤم ھذہ الامۃ وعیسیٰ علیہ السلام یصلی خلفہ فی طول قصتہ۔ (حاشیہ ابن ماجہ صفحہ ۳۰۲)	مہدی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواتر ہیں اور راویوں کی کثرت کی وجہ سے مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ کہ وہ اہل بیت میں سے ہوں گے۔ سات سال حکومت کریں گے زمین کو عدل سے بھر دیں گے اور یہ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں قتل دجال کے لیے نکلیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو سرزمین فلسطین میں باب لدّ پر قتل کریں گے۔ اور یہ کہ اس وقت مہدیؑ اس امت کے امام ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے وغیرہ وغیرہ۔

امام ابوبکر جصاص رازیؒ کا عقیدہ

الامام الفقیہ المحدث ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفی (م ۳۰۵-۳۷۰ھ) اپنے اصول میں تواتر کی بحث میں نصاریٰ کی قتل مسیح کی خبر پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وایضا فلو ثبت ان الناقلین لقتلہ وصلبہ قوم لا یجوز علی مثلہم التواطی ولا اختراع الکذب فی خبر عن شیئ بعینہ لما اوجب خبرھم العلم بانہ	نیز اگر فرض کر لیا جائے کہ جن لوگوں نے آپ کے قتل و صلب کی خبر نقل کی ہے وہ واقعی اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ان کا جھوٹ گھڑ لینا یا جھوٹی بات پر متفق ہو جانا ممتنع نہیں تب بھی ان کی خبر سے یہ علم حاصل

هو المسيح لان اكثر احوالهم في ذالك ان يكونوا نقلوا انهم رأوا شخصا مقتولا مصلوبا فهم صادقون في رؤيتهم لشخص هذه صفته ولو وقع لنا العلم بأنهم قد رأوا شخصا قد قتل وصلب فاما انه المسيح أو غير المسيح فلم يكن يقينا لان الله تعالى قادر على احداث شخص مثل المسيح في صورته وهيئته في اسرع من لمح البصر وظنه القائلون والناظر رأوه مصلوبا بانه المسيح وتمكن نفوسهم اليه لوجود الشبه وقد روى ان اليهود لما جاءوا يطلبونه قال لاصحابه من يختار ان يلقى عليه شبهي فيقتل وله الجنة فاختار بعضهم ذالك واذا كان اصل خبرهم عن ظن لا يقين وعلم اضطرار لم يجز ان يقع لنا العلم بخبرهم وان كانوا ممن لا يجوز عليهم فعل خبر لا حقيقة له۔ (ص۳۴۲)

نہیں ہوتا کہ جو شخص قتل ہوا اور صلیب دیا گیا وہ واقعی مسیح تھا بھی۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ جو بات نقل کی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو مقتول اور مصلوب دیکھا۔ ایک شخص کو اس حالت میں دیکھنے میں وہ سچے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو مقتول و مصلوب ہوتے ضرور دیکھا ہوگا لیکن وہ شخص مسیح تھا یا کوئی اور؟ یہ بات یقینی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایک لمحہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شکل وصورت کسی اور شخص میں پیدا فرمادیں۔ دیکھنے والوں نے یہ سمجھا کہ جس کو قتل کیا گیا ہے اور صلیب دیا گیا ہے۔ وہ مسیح ہے۔ اسی کو انہوں نے نقل کردیا اور مسیح کی شباہت کی وجہ سے ان کو پورا اطمینان ہو گئے۔

روایت میں آتا ہے کہ یہود جب آپ کو پکڑنے کے لیے آئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس پر میری شباہت ڈال دی جائے۔ وہ میری جگہ قتل جائے، اور اس کو جنت ملے۔ پس ایک رفیق نے اسی کو قبول کرلیا (اور اس پر آپ کی شباہت ڈال دی گئی اور وہ قتل ہوگیا اور مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا) اور جب ان کی اصل خبر ہی یقین پر مبنی نہیں بلکہ ظن پر مبنی ہے۔ تو ہمیں ان کی خبر پر بھی یقین نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ اتنی بڑی تعداد میں ہوں کہ ان کا جھوٹی خبر بنالینا ممکن نہ ہو۔

آگے لکھتے ہیں :۔

فلما وجدنا القرآن الذي ثبت انه من عند الله بالشواهد الصادقة قد نطق بانهم ما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم علمنا ان الامر جرى في اصل الخبر عن قتله وصلبه على احدى الوجوه التي ذكرناها۔ ص۳۴۳۔

پس جب ہم نے قرآن کو پایا جس کا منجانب اللہ ہونا دلائل صادقہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس نے صاف صاف اعلان کردیا ہے کہ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور ان کو صلیب دے کر سولی پر لٹکایا، بلکہ ان کو اشتباہ ہوا" تو ہمیں یقین ہو گیا کہ مسیح کے قتل وصلب کے واقعہ میں ان صورتوں میں سے کوئی صورت پیش آئی جو ہم نے بیان کی ہیں۔

(اصول جصاص رازیؒ۔ مخطوط۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی۔)

امام خطابیؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابوسلیمان حمد بن محمد الخطابی البستی الشافعی (۳۸۸ھ) معالم السنن "باب ذکر الدجال" میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وذالك ان عيسى صلوات الله عليه انما يقتل الخنزير في حكم شريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم لان نزوله يكون في آخر الزمان وشريعة الاسلام باقية۔ ص۳۴۷/ج۴۔

اور یہ اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام جو خنزیر کو قتل کریں گے تو یہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت کے تحت قتل کرنا ہوگا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ہوگا۔ جب کہ شریعت اسلام باقی ہوگی۔

ایک اعلان

میں اپنے احباب، رفقاء، جماعتی کارکنوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ سواد اعظم پاکستان کے نام پر فنڈ اکٹھا نہ کریں۔ نہ ہی اس نام پر کسی کو فنڈ اکٹھا کرنے کی اجازت دیں کیونکہ میرے علم میں لایا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے سواد اعظم کے نام کی اپنے اپنے طور پر رسیدیں چھپوا کر فنڈ اکٹھا کرنا شروع کر رکھا ہے۔ میرے رفقاء و جماعتی احباب ایسے لوگوں پر نظر رکھیں۔ اور ان کو فنڈ اکٹھا نہ کرنے دیں۔ اور اگر کوئی صاحب اس نام پر جلسہ عام میں اپیل یا ملاقاتوں میں سواد اعظم کے نام پر چندہ اکٹھا کریں تو اس کا فوری انسداد کریں۔ اور مجھے بھی اطلاع دیں۔

محمد ضیاء القاسمی

جنرل سیکرٹری سواد اعظم اہل سنت پاکستان

شخصیت

حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحریر:- مولانا محمد امجد تھانوی. گلشن اقبال

پاکستان کے دینی حلقوں اور مذہبی طبقوں سے چند سالوں میں علماء اور مشائخ کے بعد دیگرے روانہ ہونا شروع ہو گئے کہ علمی طبقے اپنے آپ کو یتیم سا محسوس کرنے لگے ہیں کیونکہ ہر عالم اپنی مسند اور جگہ پر اتنا بھاری تھا کہ وہ خلا پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔ یوں تو روزانہ اموات ہوتی رہتی ہیں لیکن جب کوئی ایسا شخص ہم سے جدا ہو جائے جس پر اس کے گھر والوں کے علاوہ اور بھی بہت سے افراد اس کی جدائی پر رنجیدہ ہوئے تو وہ شخص بڑا اہم ہوتا ہے۔

علماء حق کے قافلے کے سرکردہ افراد جن کی حیثیت عالم اسلام میں مسلّم و مستند مانی جاتی ہے مثلاً مولانا مفتی محمد شفیعؒ۔ مولانا خیر محمد جالندھریؒ خطیب الامت مولانا احتشام الحق تھانویؒ۔ محدث عصر علامہ ظفر احمد عثمانیؒ۔ محدث اعظم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ۔ محدث وقت علامہ محمد یوسف بنوریؒ مولانا محمد متین خطیبؒ۔ ایک ایک کر کے رخصت ہو گئے اسی قافلہ کا ایک اور مرد مجاہد، دیوبند کا مایۂ ناز سپوت پاکستان کی مشہور جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبہ تجوید و قراءت کے صدر مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ بھی حال ہی میں ہم سے جدا ہو کر اس قافلے سے جا ملے جو ان سے پہلے پہنچ چکا حضرت قاری صاحب ١٣٢١ھ کو پانی پت میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم پانی پت میں حاصل کی اس کے بعد عالم اسلام کی عظیم دینی جامعہ "دارالعلوم دیوبند" میں حصول علم کے لئے چلے گئے جہاں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، مفتی اعظم، فقیہ عصر مولانا مفتی محمد شفیعؒ۔ محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسے ماہر اور مستند اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے رہے اور بائیس برس کی عمر میں اس عظیم درسگاہ سے فارغ ہو گئے اور قیام پاکستان سے ملتان تشریف لے آئے۔

حضرت قاری صاحب اس وقت فن قراءت کے امام مانے جاتے تھے۔

آپ کے نامور شاگرد ایران، برما، افغانستان، بنگلہ دیش، ترکی، افریقہ، عرب امارات، سعودی عرب، ملائشیا اور برطانیہ میں خدمت قرآن انجام دے رہے ہیں۔ حضرت قاری صاحب علوم قرآنی کے ایک ایسے بحر بیکراں تھے جس سے لاکھوں فرزندان توحید مستفید ہوتے رہے۔ حضرت قاری صاحب کی شخصیت بھی بڑی عجیب تھی میں بچپن سے اُن سے حد درجہ عقیدت رکھتا تھا اور عشق کے درجہ میں محبت کرتا تھا چنانچہ جب میں نے مدرسہ اشرفیہ سکھر میں حفظ قرآن حکیم کیا۔ اور اپنے والد حضرت مولانا محمد تھانوی نور اللہ مرقدہ کی خدمت عالیہ میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں بھی حضرت قاری صاحب سے شرف تلمذ حاصل کروں تو حضرت والد صاحب مرحوم نے کم عمری کی بنا پر ملتان جانے سے منع فرما دیا۔ ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں کم عمری کا دور تھا۔ ملتان جانا ہوا وہاں حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ جو کہ نہ صرف میرے بلکہ میرے والد بزرگوار کے بھی مربی و محسن تھے۔ اُن سے میں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ حضرت قاری صاحب سے ملاقات کر لوں حضرت والاؒ نے جامعہ کے ایک استاد کو میرے ہمراہ بھیجا اور کہا کہ ان کا مکمل تعارف کرانا اور قاری صاحب سے ملوا دینا" میں نے اُن استاد صاحب سے کہا کہ تعارف کی ضرورت نہیں، میں تو طالب علم ہوں صرف زیارت و ملاقات کا خواہش مند ہوں بہر حال جب میں اُن حضرت قاری صاحبؒ سے ملا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں ان کا پرانا شاگرد ہوں اس قدر محبت اور خلوص سے ملے کہ اجنبیت یا پہلی ملاقات

حضرت قاری صاحب علوم قرآنی کے ایک ایسے بحر بیکراں تھے جس سے لاکھوں فرزندان توحید مستفید ہوتے رہے۔

کا سایہ نہ ہوا۔ میں نے سوچا تھا کہ درس نظامی سے فارغ ہو کر قاری صاحب کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر شاگرد بنوں گا۔

لیکن میری بدقسمتی کہ میری خواہش پوری نہ ہو سکی اس لئے کہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی حاصل کر رہا تھا دونوں طرف توجہ اور محنت کی ضرورت تھی اس مصروفیت کی بنا پر شرف باریابی حاصل نہ کر سکا۔ ۱۹۷۰ء میں خطیب الامت حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ کے ساتھ پنجاب کے دورہ پر بمقام ملتان پہنچا تو سب سے پہلے حضرت قاری صاحبؒ سے اُنکی درسگاہ میں شرف باریابی حاصل کی نہایت خوشی اور محبت سے ملے۔ مجھے آج تک وہ مجلس اور اسکی جملہ باتیں یاد ہیں۔ اس کے بعد میری عقیدت و محبت کا یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے لاء کالج سے ایل ایل۔ بی کیا لیکن اک خلش رہی کہ حضرت قاری صاحب کا شاگرد نہ بن سکا عملی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد اندرون ملک دورے کرنے کا اتفاق ہوا لیکن اپنی کم علمی اور کم ہمتی کے باعث کبھی ملتان میں تقریر کرنے کی جسارت نہیں کی۔ گذشتہ دو سالوں سے جامعہ خیر المدارس ملتان کے ذمہ دار افراد نے ناچیز کو بھی وہاں کے سالانہ اجتماع میں مدعو کیا جسے ناچیز نے بزرگوں کی شفقت کی وجہ سے اور اپنے لئے باعثِ صد افتخار سمجھ کر قبول کیا۔ ان حاضریوں کے دوران حضرت قاری صاحب سے شرف باریابی حاصل ہوا میں نے اُن سے عرض کیا کہ حضرت اللہ کے شکر سے تمام خواہشات پوری ہو گئیں لیکن آپ کی شاگردی کی خواہش دل میں ہی رہ گئی ارادہ ہے کہ اپنی اولاد میں سے کسی کو آپ کی شاگردی میں وقف کروں گا آپ کی درازی عمر کے لئے دعا کرتا ہوں جواب میں فرمایا۔ "چلو اس بہانے کم از کم دعائیں آ ملیں گی" اب یہ باتیں صرف کہانی سی ہو گئیں حضرت قاری صاحب کی وفات سے پاکستان میں علم تجوید قرأت کا ایک باب ختم ہو گیا۔ پاکستان کے تمام دینی ادارے قاری صاحب کی جدائی سے رنجیدہ ہیں۔ قاری صاحب کے لئے یہ بات مشہور ہے کہ جس نے اُن سے کلام پاک یاد کر لیا اس کے بھول نے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قاری صاحب اپنے وقت کے ولی کامل اور عارف باللہ اور زہد و تقویٰ میں اپنے اسلاف کی یادگار تھے۔

اس مرد جری نے تمام عمر قرآن حکیم کی خدمت میں گذار دی اس کے باوجود ملک میں دینی و مذہبی تحریکات میں بھی بھرپور حصہ لیا ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کے سلسلہ میں جیل میں بھی رہے بے شمار شاگردوں کے علاوہ چار صالح عالم باعمل فرزند بھی چھوڑے ہیں بالآخر یہ دین کا خادم، قرآن کا عاشق حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فرزند مفتی محمد شفیعؒ و مولانا ادریس کاندھلویؒ کا نامور شاگرد ۲۹۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

نگ — خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

بقیہ: خصائل نبوی ۲

اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یمنی منقش کپڑا تھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لپٹے ہوئے تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

فائدہ یہ قصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا ہے، چنانچہ دارقطنی رحمۃ نے اس کی تصریح کی ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر سہارا لگا رکھا تھا اور غالب یہ ہے کہ مرض الموت کا قصہ ہے کہ اس قسم کے واقعات اس میں پیش آئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چیز پر ٹیک لگانے کے باب میں بھی یہ حدیث آئے گی۔ اس حدیث کی سند کے متعلق ایک عجیب واقعہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے جس سے حضرات محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا حدیث کے ساتھ شدت اشتیاق اور ان کی نگاہ میں دنیا کی بے ثباتی معلوم ہوتی ہے۔ محمد بن الفضل کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معینؒ (جو علم حدیث کے بڑے جلیل القدر امام ہیں حتیٰ کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ انہوں نے دس لاکھ حدیثیں اپنے ہاتھ سے لکھی ہیں) نے بیٹھتے ہی اس حدیث کو مجھ سے دریافت کیا میں نے سنانا شروع کیا تو فرمانے لگے کاش اپنی کتاب سے سناتے تاکہ زیادہ قابل اطمینان ہوتی۔ محمد بن فضل علیہ کہتے ہیں کہ میں کتاب لینے کے لیے اندر جانے لگا تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے میرا کپڑا پکڑ لیا اور یہ کہنے لگے کہ پہلے حفظ ہی لکھاتے جاؤ۔ موت حیات کا کچھ اعتبار نہیں۔ ممکن ہے پھر مل سکوں نہ مل سکوں۔ کتاب دیکھ کر دوبارہ سنا دینا۔ محمد بن فضل کہتے ہیں کہ اول میں نے حفظ سنائی اور پھر کتاب لاکر دوبارہ دیکھ کر سنائی۔ اللہ اکبر ان کو طرفین کی تنگی کا اس قدر بھی اطمینان نہیں تھا کہ اندر سے کتاب لانے تک زیست کا یقین ہو اور حدیث کا شغف کہ اس کے فوت ہو جانے کا بعید خطرہ بھی گوارہ نہ ہوا۔

بقیہ :- ابتدائیہ

ہم گورنمنٹ پنجاب سے عرض کریں گے اس غنڈہ گردی کا فوری نوٹس لیں اور یہ تحقیق کریں کہ ایسے واقعات کس کی ایماء پر ہو رہے ہیں۔ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں مسلمان اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ قادیانی اساتذہ مسلمان طلبہ کے ذہنوں کو مسموم نہ کر سکیں۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

ایک ہندو میگھوار کا قبول اسلام

مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے دفتر میں ایک ہندو میگھوار نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد حبیب اللہ صاحب خطیب بخاری مسجد کنری کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اقرارنامہ پر دستخط کیا۔

(۱) میں غلام مرتضیٰ ولد کھینائل میگھوار تندرست ہوں کسی غشی جنون اور بیہوشی کی حالت میں نہیں ہوں۔

(۲) میں نے اپنا ہندو مذہب چھوڑ کر مولانا محمد حبیب اللہ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔

(۳) میں اپنے اسلام اور مسلمان ہونے پر محمد حنیف اور عبدالستار کو گواہ بناتے ہوئے اپنی خوشی اور رضا سے کلمہ پڑھتا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور عہد کرتا ہوں کہ میں اپنی بقیہ زندگی اسلام اور اسلامی شریعت کے مطابق گذاروں گا۔

(۴) میں نے جو زندگی لادینیت اور ہندو مذہب پر گذاری ہے اس سے تائب ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بقیہ زندگی محمد رسول اللہ ؐ کی اتباع میں گذارنے اور صراط مستقیم پر استقامت کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نومسلم کا سابقہ نام کندول قوم میگھوار تھا اسلامی نام غلام مرتضیٰ اس موقعہ درجہ ذیل گواہ موجود تھے۔

محمد حنیف، غلام مرتضیٰ، عبدالستار

محمد عثمان آزاد دفتر ختم نبوت کنری تھرپارکر

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

افادات عارفی

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

نفس کی کشمکش

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا :- نفس کی کشمکش (یعنی رذائل میں حسنات ہیں رذائل ہیں۔ حسنات ہیں) پر جب ہم قابو پالیں گے تو تقویٰ کی کیفیت پیدا ہوگی۔

جب تک نفس کے رذائل پر قابو نہ پالیں گے حسنات ہماری عادت ثانیہ نہ بن جائیں اس وقت تک تقویٰ حاصل نہیں ہوگا۔ جب تقویٰ بہ تطلب حاصل ہوگا تو اس سے ایقان ایمانی حاصل ہوگا اور ایقان ایمانی تب ہی حاصل ہوگا جب تقویٰ کامل ہوگا (یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم و ملزوم ہیں)

تقویٰ کا معنی ہے خشیت الٰہی۔ اور خشیت پیدا ہوتی ہے رذائل اور حسنات کی کشمکش سے جب تقویٰ کامل حاصل ہوگا تو اس سے معرفت نفس حاصل ہوگی کہ نفس کی حقیقت کیا ہے پھر معرفت نفس سے معرفت رب حاصل ہوگی۔ جیسا کہ فرمایا

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

فرمایا :- ضابطہ حیات تین کتابیں ہیں ان کو لازم پکڑو اسوۂ رسول اکرمؐ، بہشتی زیور، اور معمولات یومیہ یہ کامل نسخہ ہے۔ تسکین قلب کے اطمینان کے لئے بصائر حکیم الامت پڑھیں۔ ہمارا ضابطہ حیات وہ بالکل ناقص ہے علماء کے پاس بھی اس کا فقدان ہے۔ ۹۵ فیصد لوگ اس ضابطہ سے ناواقف ہیں۔

یہی داعیہ تھا کہ میں نے کتاب "احکام میت" لکھی عمر کے آخری سالوں ہم اللہ اللہ کرتے رہے اور یہ شریعت ہے۔ اور سنت ہے حتی المقدور عمل کرتے رہے مرتے وقت عمل کا یہ سارا سلسلہ ختم ہوگیا اسوقت نہ احباب ہوتے ہیں نہ مجلس ہوتی ہے صرف گھر والے ہوتے ہیں اور وہ بھی ناداں اب یہ ان کو معلوم نہیں کہ مریض کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے مریض کا آخری وقت ہے اب اس وقت کیا ضابطہ ہے اسکی کسی کو خبر نہیں پھر اس کے بعد جو کیفیات ہوتی جاتی ہیں۔ مریض رجوع الی اللہ چاہتا ہے لیکن اس کا علم نہ بیوی کو ہے نہ عزیز و اقارب کو، اسوقت سب پریشان ادھر ادھر ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں بھی کرجاتے ہیں جو شرعاً بالکل ناجائز ہیں تو اس کتاب میں مرض سے لے کر موت کے اسٹیج تک اور اس کے بعد تک کی سب باتیں لکھ دی گئی ہیں۔ اسمیں سب سے نازک مسئلہ ترکہ کا ہوتا ہے ترکے میں انتہائی درجہ بے احتیاطی ہوتی ہے۔ یہاں تک ایک لونگ ایک الائچی مریض کی ملکیت میں ہے۔ وہ بھی وراثت میں داخل ہوگی اور اس پر وارثوں کا حق ہے۔

پہلے بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ تیل کے چراغ جلا کرتے تھے ادھر مریض کی سانس رکی اور ادھر چراغ گل کر دیا جاتا کہ اب جو تیل باقی رہ گیا وہ میراث میں ہے اور ترکہ میں داخل ہے۔

فرمایا :- مجھے بے ساختہ یاد آگیا ہم حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے وصال پر دارالعلوم پہنچے صاحبزادے ہمارے لئے خمیرہ گاؤزبان لے گئے۔ بڑا ہی خوش ہوا۔ ہم نے کہا کہ یہ مفتی صاحب کے استعمال کی چیز ہے یہ تو ترکے میں آگئی۔ اس پر ہمارا حق نہیں نہ ہی آپ کو دینے کا حق ہے ہم نہیں کھائیں گے مولانا نے کہا کہ میرے بھائی اور بہنیں اور ورثاء سب موجود ہیں سب سے میں نے پہلے اجازت حاصل کرلی ہے فرمایا یہ احتیاط ہے ایسی احتیاط کون کرتا ہے اور کہاں ہوسکتی ہے۔ اس پر میرا مزاج خوش ہوا۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3217

نعت

وہ کیف ہستیٔ عالم کی بارگاہ میں ہے
کہ جذب و شوق کی تنویر ہر نگاہ میں ہے

رہِ مدینہ ہے قلب و نگاہ کی معراج
جمالِ کون و مکاں جس کی گردِ راہ میں ہے

کیا ہے شانِ کریمی نے منتخب اس کو
کشش عجیب مرے نامہ سیاہ میں ہے

درِ خدا پہ جھکایا صنم پرستوں کو،
سنایا مژدۂ رحمت جو لا الٰہ میں ہے

ہے اُس کے نور سے تابندہ محفلِ ہستی
اسی کا عکسِ جہاں تاب مہر و ماہ میں ہے

محیطِ عالمِ امکان ہے دامنِ رحمت
زمانہ سرورِ کونین کی پناہ میں ہے

حرم ہے پیکرِ انوار سر بسر حافظؔ
ہزار لطف کا انداز جلوہ گاہ میں ہے

★ حافظ لدھیانوی